سوموار | 27۔جنوری 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 22 | سوموار 17 رمضان۔ 1417ھ 27 صلح 1376ھش 27 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچی خوشحالی کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے۔ بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے۔ بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔

اللہ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں۔ تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7)

ہر کام کیلئے خدا تعالیٰ سے دعا کیا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دعا کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے یہ کہو کہ اے خدا اگر تو چاہے تو دے دے۔ یہ بندے کا کام نہیں۔ بندے کا کام ہے مانگنا۔ اس سے کوئی زبردستی تو نہیں لینا اللہ جل شانہ تو بادشاہ ہے اس کی مرضی ہوگی تو دے گا۔ مرضی نہیں ہو گی تو نہیں دے گا۔ لیکن شرطیں لگانا شوخی ہے اور بہت بری حرکت ہے۔ مانگو ہر چیز اس سے مانگو۔ بڑی بھی مانگو اور جوتی کا تسمہ بھی مانگو۔ جب نبی کریم ﷺ نے یہ کہا کہ جوتی کا تسمہ بھی اس سے مانگو تو یہی کہنا کہ ہر چیز اسی سے مانگو اور اس کے بغیر نیکی کا پہلو اور جنت کے حصول کا پہلو اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پالینے کا پہلو پیدا نہیں ہوتا۔

پس اس نکتہ کو سمجھتے ہوئے دعائیں کرو۔ آپ کا پیسہ خرچ نہیں ہوتا۔ کوئی بار آپ پر نہیں پڑتا۔ دنیا کے جو کام آپ کر رہے ہیں کرتے رہیں لیکن کام کرتے ہوئے بھی آپ ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ بڑی برکتیں آپ پر، آپ کے گھروں پر، آپ کے خاندانوں پر، آپ کے بچوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوں گی۔ اگر آپ اپنی یہ عادت بنالیں۔ یہاں پر بھی اور بہت سی جگہوں پر یہ کھول کر بتایا گیا ہے کہ دعا کے بغیر ایک عارف کو زندگی میں کوئی مزہ نہیں مل سکتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو پہچانتا ہے اس کی تو لذت اسی میں ہے کہ وہ ہر چیز خدا سے مانگے کھائے تو سیری خدا سے مانگے۔ یہ نہیں کہ میں نے دو روٹیاں یا دس روٹیاں پیٹ میں ڈال لی ہیں اس لئے میری بھوک مرجائے گی۔ دس روٹیاں کھا کر وہ خود بھی مر سکتا ہے۔ صرف بھوک تو نہیں مرا کرتی۔ ایسے بھی بہت سے واقعات ہماری نظروں کے سامنے آتے ہیں۔

پس ہر کام جو آپ کرتے ہیں اس میں دعا مانگیں۔ مثلاً وکیل ہے وہ وکالت کے کاموں میں دعا مانگے کہ اے خدا وکالت کے ساتھ بہت ساری خرابیاں لگی ہوئی ہیں تو ہمیں ان سے محفوظ رکھا اور ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی اور قول سدید کہنے کی توفیق عطا کر۔ ڈاکٹر ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ بڑا ظالم ہے وہ طبیب جو اپنے مریض کے لئے دعا نہیں کرتا۔ میں نے شروع میں بتایا تھا کہ ہماری زندگی کا ہر شعبہ اور ہم ہر وقت جو کام کرتے ہیں وہ بغیر دعا کے خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ سوؤ تو دعا کرو۔ جاگو تو دعا کرو۔ لقمہ منہ میں ڈالو تو دعا کرو۔ بچوں کے منہ میں لقمہ ڈالو تو اونچی آواز میں دعا کرو تاکہ ان کو بھی عادت پڑے اور ان کو بھی بچپن سے یہ بات سمجھ آجائے۔

پس دعائیں کریں اتنی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر آپ کو اپنے اندر لپیٹ لے۔ اور اس کے نتیجہ میں غیر اللہ کا ہر وار جو ہمارے لئے شر اور تکلیف کا باعث بن سکتا ہے اس سے خدا تعالیٰ کی رحمت ہمیں محفوظ کر لے۔"

(از خطبہ 24۔ نومبر 1978ء)

شکریہ احباب

میرے عظیم المرتبت شوہر پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے وصال پر دنیا کے ہر کونے سے بے شمار خطوط ٹیلی گرام، فیکس و فون اور قرارداد تعزیت کے ذریعہ ہمدردی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ میری خواہش اور کوشش ہے کہ سب کو فرداً فرداً جواب لکھوں مگر اس کے لئے وقت لگے گا۔ تاہم اس وقت بذریعہ اخبار الفضل اپنی طرف سے اپنے سب بچوں اور سارے خاندان کی طرف سے اپنے تمام بہنوں اور بھائیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور حسنات دارین سے نوازے آمین۔

یہ صدمہ بہت بھاری ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنی محبت و رحمت کے سایہ میں لے۔ جنت میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے۔ ہم سب کو اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق بخشے۔ بچوں کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ جو مشعل آپ نے روشن کی وہ ہمیشہ روشن رہے اور پیارے آقا کی دعائیں قبول فرمائے کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ایسی اولادیں عطا کرے جن کی پیدائش بھی سلام ہو اور جن کی موت بھی سلام کی موت ہو۔ آمین۔

اس موقعہ پر لاہور۔ربوہ میں جملہ انتظامات اور جنازہ و تدفین کے سلسلہ میں عہدیداران جماعت۔ انصار، خدام اور لجنات کے مخلصانہ جذبات ہمدردی و مواسات اور جذبہ مہمان نوازی و خدمت خلق کی مثال دنیا بھر میں ملنی ناممکن ہے۔ یہ وہ خداداد سعادت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے الٰہی جماعتوں کو عطا فرماتا ہے۔ اللھم زد فزد

ہم سب دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہیں اور ہمیشہ دعاگو۔

عاجزہ محتاج دعا امتہ الحفیظ
از لندن

درخواست دعا

- عزیز فرید احمد وزیر آباد سات ماہ سے غائب ہے اس کی جلد واپسی کے لئے درخواست دعا ہے۔
- مکرم شیخ محمد یاسین صاحب ایجنٹ الفضل راولپنڈی کافی عرصہ سے بوجہ بخار کھانسی بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

لوگ بہت سے مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

27- صلح 1376 ھش   27 - جنوری 1997ء

دعا- حالات اور ضرورت کے مطابق کی جائے

انسان کو کبھی نہ کبھی زندگی میں کوئی نہ کوئی مشکل ضرور پیش آتی ہے۔ بعض مشکلات تو ایسی ہیں کہ وہ از خود دور ہو جاتی ہیں یعنی حالات پلٹا کھاتے ہیں اور وہ مشکل باقی نہیں رہتی۔ بعض مشکلات ایسی ہیں کہ ان کے لئے انسان کو کوشش کرنی پڑتی ہے کہ چھٹکارا مل جائے۔ جلدی بھی چھٹکارا مل سکتا ہے اور چھٹکارا ملنے میں دیر بھی لگ سکتی ہے۔ اور یہ احساس بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ مشکل تو پیچھے ہی پڑ گئی ہے اور ختم ہی ہونے میں نہیں آتی۔ یہ تمام کیفیات ہر شخص کو کبھی نہ کبھی پیش آتی ہیں۔ اور جو صاحب ایمان ہیں وہ ہر قسم کی مشکل کے ازالہ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ خود کوئی تدبیر نہیں کرتے یا کوشش نہیں کرتے۔ تدبیر بھی کرتے ہیں کوشش بھی کرتے ہیں لیکن ان دونوں باتوں کے باوجود انہیں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اصل کامیابی دعا سے حاصل ہوگی۔ پس وہ تدبیر اور کوشش کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات ادھر دعا شروع کی اور ادھر اس کا اثر ظاہر ہو گیا۔ اور بعض اوقات دعا کرتے کرتے کچھ وقت گزر جاتا ہے اور پھر جا کے مشکل آسان ہوتی ہے۔ لیکن ایسی بھی مشکلات ہو سکتی ہیں جن میں دعا کرتے کرتے کافی وقت گزر جانے کے بعد مشکل کا حل نظر نہیں آتا۔ اور انسان سمجھتا ہے کہ شائد یہ مشکل حل ہی نہیں ہوگی۔ حالانکہ یہ محض وقت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ مشکل ضرور حل ہوگی۔ انسان دعا کرے اور تھکے نہ۔ کرتا رہے مشکل موجود ہے تو دعا کیوں چھوڑے۔ دعا کرتا رہے تو خدا کے فضل سے مشکل حل ہو جاتی ہے۔

دنیوی امور میں بھی یہی کچھ ہوتا ہے اور دینی امور میں بھی۔ جہاں تک دنیوی امور کا تعلق ہے وہاں تو اکثر اوقات دعا نہیں بھی کرتا۔ اسے خیال ہی نہیں آتا لیکن جہاں تک دینی امور کا تعلق ہے وہاں تو سب سے پہلے انسان کو دعا ہی کا خیال آنا چاہئے اور آتا بھی ہے اور جب وہ اپنے لئے یہ دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی دینی اور روحانی کیفیت کو بہتر بنا دے اور یہ دعا استقلال کے ساتھ کرتا ہے تو یقیناً اس کی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو دعا کی سب سے زیادہ ضرورت دینی اور روحانی امور میں پڑتی ہے کیونکہ دینی اور روحانی امور میں کی گئی دعا اسے ہر لحاظ سے بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ کے قریب لے جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہاں اس کی دعا زیادہ قبول ہونے لگتی ہے پس اگر وہ ایسی دعائیں کرے تو نہ صرف اس کے دینی اور روحانی امور درست ہونے لگتے ہیں بلکہ اسے دنیوی امور میں بھی یہ موقعہ ملتا ہے کہ ادھر دعا کی اور ادھر منظور ہو گئی یا کچھ وقت بھی لگا تو انسان اس اطمینان کے ساتھ دعا کرتا ہے اس کی دعا بہر حال قبول ہوگی اور وہ قبول ہو جاتی ہے۔ خواہ دنیوی امور ہوں یا دینی امور ہوں دعا کا یہ اصول ہے کہ استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ دعا کریں اور کرتے رہیں اگر مشکل موجود ہے تو دعا کیوں چھوڑی جائے اور اگر اپنی روحانی اور دینی حالت کو مزید بہتر بنانا ہے تو دعا کا دامن کیوں چھوڑا جائے۔

پس دعا کے لئے یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ دعا صرف اس بات کا نام نہیں کہ ایک دو دفعہ کہہ دیا اور سوچ لیا کہ اب یہ بات ہو کر رہے گی۔ انسان کو پوری ہمت کے ساتھ دعا کرنی چاہئے۔ آخر اس نے اپنی مشکلات سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے یا اپنی دینی اور روحانی زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ اپنے آپ کو ایک زیادہ اچھا انسان ثابت کرنے کے لئے اسے دعا کی ضرورت پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اس کی مشکلات کو دور کر دیتا ہے اس کے حالات کو بہتر بنا دیتا ہے۔

دعا ہی کے سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ یہ کارخانہ قدرت جس طرح چل رہا ہے اس میں بعض باتیں ایسی ہیں کہ دعا کے بغیر چلتے رہنے دی جائیں تو خدا تعالیٰ پر ایمان بڑھتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ایک واقعہ آتا ہے کہ شدید گرمی کے وقت آپ کمرے سے باہر برآمدے میں نکلے اور گرمی کے کم ہونے کی دعا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ آپ نے ہاتھ چھوڑ دیئے۔ اور فرمایا کہ اس معاملے میں بھی خدا تعالیٰ ہی کی رضاء پر راضی رہتے ہیں۔ چنانچہ اور کئی مواقع پر بھی حضرت صاحب کا یہی دستور تھا فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ چھوٹی چھوٹی دنیوی باتوں کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ان کے لئے تو دعا کرنے کو جی بھی نہیں چاہتا چاہئے تو یہ کہ لوگ اپنی اخلاقی حالت اور اپنی روحانی کیفیت کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے دعا کریں بھی اور کروائیں بھی اور یہ دعائیں استقلال اور مداومت کے ساتھ کی جائیں۔ انسان اپنی پوری ہمت سے ان دعاؤں میں لگا رہے تو وہ دیکھے گا کہ اس کے دنیوی امور بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہوتے چلے جاتے ہیں اور اس کی روحانی کیفیت بھی پہلے سے بہتر ہونے لگتی ہے۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ تر دعائیں دینی اور روحانی امور کے لئے کی جائیں تاکہ انسان خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے ہوئے کئی ایسے امور کو خود بخود درست ہوتا دیکھے جن کے متعلق اس نے دعا تو نہیں کی لیکن اس خواہش کا ضرور اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی رضاء پر ہی راضی رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہی دستور تھا کہ آپ ان لوگوں کے لئے زیادہ دعا کرتے تھے جو اپنی روحانی کیفیت کو بہتر بنانے کی خواہش کا اظہار کرتے تھے ہمیں بھی ایسی ہی دعاؤں پر زور دینا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات مانگنے پر بھی دیتی ہے اور بن مانگے بھی دیتی ہے۔ جو کچھ اس نے ہمیں بن مانگے دیا ہوا ہے وہ اس قدر زیادہ ہے کہ شائد ہم نے کبھی اس قدر مانگا نہ ہو۔ آپ نے اپنی زندگی کی ایسی ضروریات جن کے متعلق کبھی آپ نے نہیں مانگا وہ بھی آپ کو مل رہی ہیں بلکہ انسان کی پیدائش سے پہلے اس کے لئے مہیا کی جاتی ہیں اگر یہ بات ہے تو پھر ہمیں یہ ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ بن مانگے جو کچھ ملتا ہے اس کے لئے بھی ویسی ہی شکر گزاری کا اظہار کریں جیسا کہ مانگی جانے والی چیزوں کے ملنے پر۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو چیزیں مانگی نہیں جاتیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کی صفت کے پیش نظر ہمیں از خود عطا کی ہوئی ہیں۔ ان کا شکریہ دوسری چیزوں سے بھی زیادہ کرنا واجب ہے۔

بہر حال دعا نہایت ضروری ہے البتہ یہ دیکھنے والی بات ہے کہ کس قسم کی بات کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ بات اہم ہے یا غیر اہم ہے۔ دنیوی ہے یا دینی ہے۔ اگر ان باتوں کو پیش نظر رکھا جائے تو ہم دعا کی حقیقت کو بھی سمجھ سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کر کے اس کی رحمت کو بھی آسانی سے جذب کر سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

مسئلہ دعا اور سائنس کا مشترکہ اصول

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ سائنس کی دریافتیں تو ایسی ہیں کہ ہر شخص جو ان کا علم حاصل کرنا چاہے اور جو رستہ اس علم کے حصول کے لئے مقرر ہے اسے اختیار کرے اور ان آلات اور ذرائع کو استعمال میں لائے جو ان امور کے معلوم کرنے یا تصدیق کرنے کے لئے ضروری ہیں تو وہ انہیں معلوم کر سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اے ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیو! خدا تمہاری آنکھیں کھولے بعینہ یہی صورت دعا اور معجزات اور خوارق کے معاملہ میں پائی جاتی ہے۔ یعنی ان پر بھی یہی ازلی قانون چسپاں ہوتا ہے کہ جو شخص ان کی حقانیت کے تجربہ کرنے کا سچا خواہشمند ہو اور اس رستہ پر گامزن ہو جو اس علم کے حصول کا رستہ ہے اور ان ذرائع کو استعمال کرے جو اس حقیقت کی دریافت کے لئے مقرر ہیں اور اس کوشش میں وہ کسی غلط رستہ کو اختیار کر کے بھٹک نہ جائے تو ناممکن ہے کہ وہ ان صحیح نتائج تک پہنچنے سے محروم رہے جو ہر سچے اور صحیح طریق پر کام کرنے والے کے لئے مقدر ہیں۔ خواہ وہ سائنس کے میدان سے تعلق رکھتا ہو یا کہ روحانیت کے میدان سے۔ کیونکہ دونوں کا منبع خدا کی ذات ہے۔ اور دونوں ایک ہی ازلی حکومت کے نیچے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا کے علوم کے متعلق تو لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ بغیر صحیح کوشش اور صحیح جدوجہد کے حاصل نہیں ہو سکتے اور اس لئے وہ دن رات اس کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور اپنی غلطیوں کی وجہ سے درمیان میں صدہا ناکامیاں بھی دیکھتے ہیں مگر پھر بھی ہمت نہیں ہارتے مگر روحانی میدان میں وہ صرف دل کی خواہش یا منہ سے نکل کر اڑ جانے والے الفاظ سے تمام مراحل طے کرنا چاہتے ہیں اور جب اس طرح ان کی خواہش پوری نہیں ہوتی اور ان کا مقصود انہیں حاصل نہیں ہوتا تو وہ مایوس ہو کر اس خواہش کو ہی خیرباد کہہ دیتے ہیں اور اس مقصود کو ایک وہمی چیز قرار دینے لگ جاتے ہیں یقیناً کسی اہم مقصد کے حاصل کرنے کا یہ طریق نہیں۔ (کلام الٰہی) میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-)

جو لوگ ہمارے معاملہ میں پوری پوری اور صحیح صحیح کوشش کرتے ہیں ہم ضرور بالضرور ان کے لئے اپنے رستے کھول دیتے ہیں"

اب ناظرین خود غور کریں کیا انہوں نے اس معاملہ میں پوری پوری اور صحیح صحیح کوشش سے کام لیا ہے؟ یعنی کیا انہوں نے کم از کم اس معاملہ میں ایسی کوشش کی ہے جو وہ دنیا میں اہم مقاصد کے لئے کیا کرتے ہیں؟ اگر انہوں نے ایسی کوشش نہیں کی اور یقیناً نہیں کی تو انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ وہ اپنی زبان اور قلم کو بند رکھیں اور ان لوگوں کی شہادت کے متعلق حسن ظنی سے کام لیں جو اس میدان میں اپنی زندگیاں وقف رکھتے ہیں اور جن کے حالات اس بات کے ضامن ہیں کہ وہ کم از کم مفتری یا مجنون نہیں۔

دعا کا مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کے مسئلہ کی فرع ہے درحقیقت اصل سوال تو یہ ہے کہ کیا واقعی اس دنیا کا کوئی خدا ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اور جو اس سارے کارخانہ عالم کو اپنے دست قدرت سے چلا رہا ہے۔ اگر تو ایسا خدا ہے اور وہ دنیا کو پیدا کر کے اپنے عرش الوہیت سے معزول نہیں ہو گیا اور نہ ہی اس کی طاقتیں معطل ہوئی ہیں تو پھر دعا کا مسئلہ کسی عقل مند کے نزدیک قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ صرف سوال یہ رہ جاتا ہے کہ آیا کوئی مخصوص دعا عملاً قبولیت کے درجہ کو پہنچی ہے یا نہیں اور آیا اس کا کوئی معین نتیجہ نکلا ہے یا نہیں؟ سو یہ بات مشاہدہ کے میدان سے تعلق رکھتی ہے جس میں استدلالی براہین کا دخل نہیں۔ مجھے اپنے اصل مضمون سے ہٹنا پڑتا ہے ورنہ میں سینکڑوں مثالیں دے کر ثابت کر سکتا ہوں کہ ہمارا خدا ایک نام کا بادشاہ نہیں اور نہ ہی وہ اپنے پیدا کردہ قانون کا غلام ہے کہ اس میں کسی صورت میں بھی کوئی تبدیلی نہ کر سکے۔ بیشک جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے وہ اپنی سنت اور وعدوں کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا مگر دوسری طرف وہ ایک زندہ اور متصرف خدا ہے جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان پر یقینی نتائج مترتب کرتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ جس طرح وہ اپنے قانون کا غلام نہیں اسی طرح وہ اپنے بندوں کا بھی غلام نہیں اور ضروری نہیں کہ ہر دعا کو منظور کرے۔ بلکہ دعا کی منظوری بعض خاص شرائط کے ساتھ مشروط ہے جنہیں ہم (اللہ نے چاہا تو) آگے چل کر درج کریں گے۔

(سیرۃ خاتم النبیینؐ حصہ سوم)

ooo

خادم دین شہرت و نام و نمود کا خواہش مند نہیں ہوتا

اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اس کا نام شائع کیا جائے تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہش مند ہے لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے۔ اس کو اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رکھئے

حضرت امام جماعت الاول

1901ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول

- 13 فروری بغرض شہادت سفر سیالکوٹ راستہ میں لاہور میں عظیم الشان تقاریر
- یکم اپریل انجمن اشاعت (دین) کے صدر مقرر ہوئے۔
- 15۔ جولائی مقدمہ دیوار کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ گورداسپور کا سفر
- یکم اگست آپ کی صاحبزادی امتہ الحی صاحبہ کی ولادت جو 1914ء میں حضرت امام جماعت الثانی کے عقد میں آئیں۔

حضرت مولوی صاحب نے اس سال (کلام الٰہی) کا مکمل ترجمہ فرمایا مگر اس کا صرف ایک پارہ شائع ہو سکا۔ (جو 1907ء میں شائع ہوا)

1902ء

- 12 ستمبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا نکاح پڑھا
- 2۔ اکتوبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا پہلا نکاح پڑھا۔
- 24 اکتوبر فونوگراف میں آپ کا وعظ ریکارڈ کیا گیا۔
- 31 اکتوبر اخبار البدر کے جاری ہونے پر اس کی قلمی معاونت کا آغاز

1903ء

- جنوری قادیان میں درس (کلام الٰہی) کا آغاز کیا۔
- 28 مئی تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاح فرمایا
- 22 ستمبر آپ کے صاحبزادہ عبدالقیوم کی ولادت
- 4 اکتوبر حضرت محمد خان صاحب کپورتھلوی کے علاج کے لئے سفر کپورتھلہ وہاں پر جلسہ میں تقریر ہوئی۔

1904ء

- 20۔ اگست حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ سفر لاہور
- اگست آخر آگست تا اکتوبر مقدمات کرم دین کے سلسلہ میں گورداسپور مقیم رہے اور وہاں مجلس علم و حکمت جاری رہی
- 27 اکتوبر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ سفر سیالکوٹ "لیکچر سیالکوٹ" آپ کی صدارت میں پڑھا گیا۔

1905ء

- 17۔ اپریل زلزلہ کانگڑہ پر ایک لطیف مضمون تحریر فرمایا۔
- 15 جون شدید بیماری کی وجہ سے وصیت تحریر فرمائی۔ مگر حضرت بانی سلسلہ کو الہاماً آپ کی شفایابی کی بشارت دی گئی۔
- 27 جون صاحبزادہ عبدالحی کا کلام الٰہی ناظرہ مکمل کرنا
- 28، 29 جون (کلام الٰہی) مکمل پڑھنے کی خوشی میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد پر دعوت کا اہتمام
- 28 جولائی آپ کے حرم اول کی وفات
- 12۔ اگست صاحبزادہ عبدالقیوم کی وفات
- 28 اکتوبر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بلاوے پر سفر دہلی
- 3 نومبر دہلی میں حضرت بانی سلسلہ کی موجودگی میں لیکچر
- 5 نومبر لدھیانہ میں آپ کا لیکچر
- 20 دسمبر انجمن کارپرداز مصالح قبرستان (بہشتی مقبرہ) کے امین مقرر کئے گئے۔
- 25 دسمبر ولادت میاں عبدالسلام صاحب

اسی سال "طبیب حاذق" میں آپ کے مجربات کی اشاعت شروع ہوئی۔

1906ء

- جنوری مسائل (عبادت) کے متعلق "دینیات کا پہلا رسالہ" شائع فرمایا۔
- 29 جنوری حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا پہلا صدر مقرر فرمایا
- 5 فروری حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا نکاح پڑھایا۔
- اگست رسالہ تعلیم الاسلام میں آپ کا درس (کلام الٰہی) شائع ہونا شروع ہوا۔
- 15۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح پڑھایا۔
- 28 جلسہ سالانہ پر تقریر اسی سال آپ کا رسالہ "مبادی الصرف" اور 1907ء میں بعض اضافہ جات کے ساتھ مبادی الصرف والنحو کے نام سے شائع ہوا۔

1907ء

- اپریل آپ کا ترجمہ شدہ پہلا پارہ (کلام الٰہی) شائع ہوا۔
- 12 مئی جماعت احمدیہ کو ملکی شورش میں پر امن رہنے کی تلقین کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قادیان میں جلسہ منعقد فرمایا حضرت مولوی صاحب نے بھی اس میں تقریر فرمائی۔
- اگست شدید علالت 23۔ اگست کو غسل صحت
- 30۔ اگست حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور اپنے فرزند میاں عبدالحی صاحب کا نکاح پڑھایا۔
- ستمبر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے علاج میں حصہ لیا۔
- 2، 3، 4 دسمبر آریہ سماج وچھووال لاہور کے زیر اہتمام مذاہب کانفرنس میں حضرت بانی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چوہدری لاہور

حضرت امام الثانی کی قبولیت دعا کے چند نشانات

شاید ہی کوئی احمدی ہو گا جس نے اپنے متعلق حضرت امام الثانی کی قبولیت دعا کا نشان نہ دیکھا ہو اور بار بار نہ دیکھا ہو۔ مگر ذیل میں صرف چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں جو الفضل قادیان امامت ثانیہ جوبلی نمبر مورخہ 28 دسمبر 1939ء میں شائع ہوئے تھے۔

میرے تایا جان حضرت چوہدری غلام حسین صاحب جن کی رہائش دارالفضل قادیان میں تھی نے تحریر فرمایا۔

"ہر آڑے وقت میں حضرت امام الثانی کی طرف رجوع"

گو خوف وہراس میرے دل پر کبھی مستولی نہیں ہوا مگر میری زندگی تکالیف اور صدمات سے پر گزری ہے اور کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرا جو تشویش سے خالی ہو۔ لیکن میں نے ہر آڑے وقت میں حضرت امام الثانی کی طرف رجوع کیا اور جتنا جلدی ہو سکا دعا کے لئے لکھا اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے اس محبوب کی ایسی خاطر منظور ہے کہ لفافہ لیٹر بکس میں گیا اور ادھر مشکل حل ہونی شروع ہوئی۔ اور اگر حل نہ ہوئی تو اس نے کوئی ایسا رنگ اختیار کر لیا جو خوبی میں پہلے سے بھی بڑھ کر نکلا۔ جب سے یہ نسخہ میرے ہاتھ آیا ہے میں نے کئی دوستوں کو بتایا اور انہوں نے خواہ وہ غیر احمدی بلکہ غیر مسلم بھی تھے اس سے فائدہ اٹھایا اور حضرت صاحب کی خدمت میں بطور شکریہ نذرانے بھیجے۔ یہ خوش اعتقادی نہیں ایک حقیقت ہے جو واقعات پر مبنی ہے۔

میں مشاہدات کی بناء پر جو ایک نہیں بلکہ کئی ہیں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے اکثر حالات جو ابھی سربستہ راز ہوتے ہیں حضرت صاحب پر کھولے جاتے ہیں۔ ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ میں نے پچیس روپے حضرت صاحب کی نذر کرنے چاہے مگر آپ سندھ تشریف لے گئے۔ میں بیمار اور صاحب فراش میں نے وہ روپیہ الگ کر کے بطور امانت رکھ دیا تاکہ اور روپے کے ساتھ خرچ نہ ہو جائے اچانک محاسب صاحب کی استفساری چٹھی پہنچی کہ حضرت صاحب نے سندھ سے بذریعہ فون دریافت فرمایا ہے کہ آیا میں نے کوئی روپیہ حضرت صاحب کی امانت فنڈ میں جمع کرایا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ یہ نذر اس مالک حقیقی کے حضور قبول ہو گئی"

محترم محمد رفیع صاحب انسپکٹر سندھ (آپ پولیس سروس سے بطور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ریٹائر ہوئے اور غالباً امیر جماعت سکھر بھی رہے تھے) نے "جان بلب بچہ صحت یاب ہو گیا" کے عنوان کے تحت لکھا کہ 1930ء میں میرا لڑکا خونی اسہال سے سخت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر اور حکیم علاج سے عاجز آ گئے اور بچہ چند گھڑیوں کا مہمان نظر آنے لگا بچہ کی حالت نازک دیکھ کر میں نے حضرت امام الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے تار دیا۔ تار کا دینا تھا کہ خدا کے فضل سے بچہ کو صحت ہونی شروع ہو گئی اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ اچھا ہو گیا"

"نہایت تکلیف دہ بالشویکی قید خانہ سے رہائی"

کے عنوان کے تحت حضرت مولوی ظہور حسین صاحب نے تحریر فرمایا کہ "25-1924 میں تاشقند کے قید خانہ میں مجھ پر شبہ کیا گیا کہ میں انگریزوں کا جاسوس ہوں اس وجہ سے مجھے جو تکلیفیں قید خانہ میں دی گئیں ان میں سے ایک یہ تھی۔ ایک رات مجھے قید تنہائی کے کمرہ سے نکال کر تین چار سپاہیوں نے سخت مارا۔ حتیٰ کہ میرے جسم کے اکثر حصے زخمی ہو گئے۔ آخر جب مجھے اچھی طرح پیٹ چکے تو میرے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف انہوں نے کس کر باندھ دیئے۔ پھر میری ٹانگیں اور سینے اور بازوؤں کو رسے سے باندھ دیا اور ایک چوڑا تختہ لا کر اس پر مجھے جکڑ دیا اور اسی حالت میں مجھے ایک اندھیرے کمرے میں ڈال گئے۔ اس وقت میں نے یہ دعا کی کہ اے میرے خدا تو میرے پیارے امام کو میری اس تکلیف سے خبر دے تا وہ تیرے حضور دعا کریں اور پھر تو قبول کر کے میرے لئے سہولت پیدا کرے۔ صبح مجھ کو یقین ہو گیا کہ حضرت صاحب میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ دراصل انہیں دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ میں وہاں سے تقریباً دو سال قید رہنے کے بعد نجات پا کر واپس آ گیا ورنہ بظاہر کوئی امید نہ تھی"

آٹھ سال کے بعد اولاد کے عنوان کے تحت مکرم غلام نبی صاحب جو 1939ء میں الفضل کے ایڈیٹر تھے نے تحریر فرمایا کہ 31 دسمبر 1914ء کو حضرت امام الثانی نے میرا نکاح پڑھا جس کا آپ نے خود ہی انتظام فرمایا تھا۔ اس کے بعد کئی سال تک اولاد نہ ہوئی اور نہ ہی کبھی میں نے اس کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس خیال سے کہ حضرت صاحب کو معلوم ہی ہے۔ حتیٰ کہ 1922ء میں آپ کا ایک مکتوب اخبار میں اشاعت کے لئے ملا۔ جس میں درخواست دعا نہ کرنے کے متعلق چند باتیں درج تھیں مثلاً یہ کہ (1) انسان کو دعا پر مخفی طور پر یقین نہیں ہوتا وہ خود تو بعض دفعہ دعا کر لیتا ہے مگر دوسرے کو کہتے ہوئے ابا کرتا ہے (2) کبھی انسان دوسرے سے دعا کی تحریک کرتے ہوئے اس لئے رکتا ہے کہ اس کے دل میں مخفی تکبر ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس طرح میری ہتک ہو جائے گی۔ گو ظاہر میں محسوس نہ ہو مگر مخفی تکبر ضرور ہوتا ہے۔ (3) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان جس شخص سے دعا کرانا چاہتا ہے اس کے

باقی صفحہ 7 پر

میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ راجن پور

دو محسن - دو احسان

الفضل نے محسنوں کے ذکر ریکارڈ کرنے کی پالیسی اختیار کر کے بلاشبہ ایک قابل تحسین کام کیا ہے۔ احسان اور اس دور میں؟ ناقابل یقین اضافہ معلوم ہوتا ہے مگر احسان تو احسان ہے جو انسان پر انسان بلاشبہ کرتا ہی چلا جائے گا۔

یہ ایک انتہائی سرد رات تھی۔ شدید ترین سرد ہوائیں شائیں شائیں کرتیں تو جسم کا خون جمتا نظر آتا اور میں لیہ ریلوے سٹیشن پر ایک بنچ پر رات کے بلکہ صبح کے کوئی تین چار گھنٹے گزار چکا تھا۔ خدا خدا کر کے ملتان جانے والی گاڑی آئی جس پر سوار ہو کر مجھے مظفر گڑھ اور پھر وہاں سے بذریعہ بس ڈیرہ غازی خان جانا تھا۔ یہ کوئی 20 سال پہلے کی بات ہے جبکہ لیہ سے ڈیرہ غازی خان کے لئے سہولت سے بس دستیاب نہ تھی اور اس روز کسی ہڑتال کی وجہ سے یا پولیس سے کسی تنازعہ وغیرہ کے باعث لیہ سے ڈیرہ غازی خان کی طرف ٹریفک دستیاب نہ تھی اور اس مجبوری کے باعث مجھے مظفر گڑھ جانا تھا۔ الغرض گاڑی آنے پر میں اس میں سوار ہو گیا۔ خلاف توقع قدرتاً برتھ ملی جس پر گہری نیند آ گئی اور گاڑی مظفر گڑھ سے نکل کر شیر شاہ ریلوے اسٹیشن کے قریب جا پہنچی جبکہ میرے پاس مظفر گڑھ کا ٹکٹ تھا۔ اس مرحلہ پر ٹکٹ چیکر نے آ کر مجھے جگایا اور ٹکٹ دیکھ کر مجھے کہا کہ مظفر گڑھ تو گزر گیا ہے لہٰذا میں گیارہ گنا جرمانہ ادا کروں۔ میرے بھی حواس بحال بلکہ خطا ہوئے کہ یہ ایک اور افتاد آ پڑی ہے کہ اس شریف النفس شخص نے مجھ سے پوچھا کیا کرتے ہو۔ میں نے بتایا کہ میں ایڈووکیٹ ہوں۔ تو اس نے کہا کہ وکیل ہو کر قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ آپ کو مظفر گڑھ سے آگے نہیں آنا چاہئے تھا۔ یہ کہہ کر اس نے گاڑی کی زنجیر کھینچ دی۔ جو آہستہ ہونے لگی۔ تو اس نے کہا وکیل صاحب میں نے گاڑی رکوا دی ہے۔ آپ یہاں اتر جائیں۔ وہ سامنے سڑک ہے۔ جہاں سے آپ کو مظفر گڑھ کے لئے بس مل جائے گی ورنہ آپ کو ریلوے کا عملہ آگے خراب کرے گا اور اس نے عملہ کے بارے میں بعض سخت لفظ استعمال کئے۔ گاڑی رک گئی۔ ابھی مکمل اندھیرا تھا۔ میں گاڑی سے اتر گیا۔ اور سڑک کی طرف چل کر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ اور گاڑی کوئی 5 منٹ کے بعد چل پڑی۔ اس ناواقف شریف النفس محسن کا یہ احسان مجھے آج بھی یاد ہے۔ اور جب بھی وہ شخص 'ان جانا محسن' مجھے یاد آتا ہے' بے اختیار دل سے اس کے لئے دست بدعا ہو جاتا ہے۔

مارشل لاء کے بعض قواعد کے تحت حکومت نے زرعی بینک آف پاکستان کے قرضہ جات کی وصولی شروع کر دی اور نادہندگان کے وارنٹس جاری کر دیئے۔ جن میں میرے والد صاحب کے بھی وارنٹس تھے جو واقعی بقایادار تھے۔ اور وہ ایک لمبے مالی ابتلاء کا شکار تھے۔ خود میری مالی حالت بھی اتنی زیادہ اچھی نہ تھی جو اب ہے۔

ایسے عالم میں مارشل لاء کے تحت جاری کردہ وارنٹس گرفتاری اعصاب شکن تھے۔ والد محترم نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں مالی لحاظ سے ان سے بھی کمتر پوزیشن میں ہوں' مجھے کچھ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ والد محترم کا اپنا ایک وقار اور مقام تھا جس کی بدولت بینک کے افسران ان کے پاس تو نہ گئے بلکہ وہ وارنٹس لے کر میرے پاس آئے تھے اور چاہتے تھے کہ مکرم والد صاحب سے اس معاملہ میں وہ بات ہی نہ کریں کیونکہ وہ اسے بھی سوء ادبی تصور کرتے تھے۔ تاہم میرے لئے ایک مشکل وقت تھا۔ ایسے عالم میں دو تین دن کے غور کے بعد میں بادل نخواستہ ایک احمدی دوست ملک رفیق احمد صاحب کے پاس گیا۔ جو آج کل ڈرگ روڈ کراچی میں کہیں ہوتے ہیں اگرچہ میں ان کے پاس جانا نہیں چاہتا تھا کیونکہ میں جماعت کا صدر تھا اور مجھ پر یہ امر گراں تھا کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں اپنے دینی جماعتی عہدہ کا استعمال ذاتی اغراض کے لئے کر رہا ہوں۔ مگر مجبوری تھی۔ باپ جیل کی طرف بڑھتا نظر آ رہا تھا اور وہ بھی مارشل لاء قواعد کے تحت۔ میں عدالت جانے سے قبل ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنی مشکل بیان کی۔ مگر ممکنہ خطرہ اور دل کے دکھ کے باعث کچھ ایسی کیفیت بنی کہ میں اپنا مطلب بتاتے ہوئے رو دیا۔ ملک صاحب محترم (خدا کرے وہ زندہ ہوں اور جہاں بھی ہوں خدا کی گود میں ہوں) عمر میں مجھ سے بہت بڑے تھے۔ انہوں نے مجھے بغل میں لے لیا۔ پیار کرنے لگے اور کہا چلو بینک چلتے ہیں۔ وہ بینک آئے اور اپنی ایک بیٹی کے اکاؤنٹ سے رقم نکلوا کر میری مطلوبہ رقم میرے حوالے کر دی۔ یہ ایک فکس ڈیپازٹ اکاؤنٹ تھا جو انہوں نے میری خاطر تڑوا دیا۔ اب بھی جب ان کا یہ احسان یاد آتا ہے تو سوچتا ہوں اگر میرا باپ گرفتار ہو جاتا تو کیا ہوتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

بعض لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے فیوض اور ثمرات سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آداب الدعا سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اور دعا کے اثر اور نتیجہ کے لئے بہت جلدی کرتے ہیں۔ اور آخر تھک کر رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے۔ پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور کچھ ناواقفی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور اور طریقے اور راہ ایجاد کر لئے ہیں جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے۔ سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو اس کو موجود' سمیع' بصیر' خبیر' علیم' متصرف' قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد ربوہ

روز مرّہ زندگی میں نظافت کی اہمیّت

ہماری روزمرہ زندگی میں نظافت اور صفائی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا اس کی جسمانی صحت اور دوسری سب ترقیات کے لئے ہر ایک کے لئے لازمی نظر آتا ہے کہ وہ بہت سی ایسی باتوں کو مضبوطی سے پکڑے جن سے اس کے سب کام صحت و صفائی کے ساتھ سرانجام پا سکیں۔ جسمانی صحت کے لئے ہاتھ منہ دھونا' مسواک کرنا' ناخن کاٹنا' غسل کرنا' کپڑوں کو صاف ستھرا رکھنا وغیرہ وہ امور ہیں جن کا تعلق نہ صرف ہماری اپنی ذات سے ہے بلکہ دوسروں کی صحت پر بھی ان کا مثبت یا منفی اثر پڑتا ہے۔ اگر مسواک باقاعدگی سے نہ کی جائے تو منہ میں بدبو آنے کے نتیجہ میں دوسرے متاثر ہوں گے۔

کپڑوں کی صفائی نہ رکھنے کے نتیجہ میں ان میں سے بھی بو آنے کا خدشہ ہے خاص کر جرابوں کو بروقت دھو کر استعمال نہ کیا جائے تو ارد گرد بیٹھنے والوں کے لئے سخت تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں۔ بنیان پسینہ آنے کی وجہ سے جلدی دھونے کی ضرورت ہوتی ہے اگر بروقت نہ بدلی جائے تو یہ نہ صرف اپنی زندگی کے لئے خطرناک ہے بلکہ دوسروں کو بھی تکلیف دینے والی چیز ہے۔

نظافت کا تعلق ہماری زندگی کے سب حصوں سے ہے۔ خوراک کے معاملہ میں بھی صاف ستھری خوراک کی ضرورت ہے۔ آجکل سبزیاں اور پھل اور اناج وغیرہ سب میں وہ کھاد استعمال ہوتا ہے جن میں سے بعض صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔ قدرتی کھاد کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے لیکن قدرتی کھاد سے پیدا کی ہوئی چیزیں صحت کے لئے زیادہ مفید ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں ایسی چیزوں کی قیمت نسبتاً زیادہ ہوتی ہے لیکن بہرحال صاف ستھری سبزیوں پھل اور اناج کا استعمال ہماری صحت کو مضبوط رکھنے کا سبب بنتا ہے۔ بہت سی سبزیاں ہم بغیر کسی سخت محنت کے گھروں میں اگا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ کے گھر وافر مقدار میں پانی موجود ہے جو آپ گھریلو استعمال کے بعد سبزیاں اگانے کے بھی کام لا سکتے ہیں۔ گزشتہ سالوں میں ہم نے اس بات کا تجربہ کیا کہ صرف ایک یا دو مرلہ زمین سے گھر کے لئے وافر مقدار میں پالک' مولیاں' دھنیا اور ٹماٹر اگانے میں کامیاب ہو گئے لیکن جب سے پانی میں اتنی کمی ہو گئی کہ پینے اور دوسری ضروریات کے لئے مشکل ہونے لگی تو اس بچت کا موقع ضائع ہونے لگا لیکن بہرحال اگر آپ کے پاس گھر کے صحن میں ایک مرلہ بھی زمین ہے یا اس سے بھی تھوڑی اس میں آپ بہت سی سبزیاں یا کم از کم پالک اور مولیاں تھوڑی سی کھاد استعمال کر کے اگا سکتے ہیں اور یہ گھر میں اگائی ہوئی سبزیاں صفائی کے لحاظ سے اور طاقت کے لحاظ سے زیادہ معیاری ہوں گی۔

وہ بچے جو سکول پڑھتے ہیں انہیں بھی بہت سی باتوں میں صفائی کو مدنظر رکھنے کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ کتابوں کی حفاظت کریں ان میں جابجا قلم سے لکیریں نہ ڈالیں ان کی جلدوں اور کاغذوں کو صاف ستھرا رکھیں۔ گھر میں کتابوں کو ترتیب سے خوبصورتی سے رکھیں۔ پڑھنے کے لئے جو جگہ ہو اس کو صاف ستھرا رکھیں۔ سکول کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش کریں۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ مونگ پھلی یا کوئی اور چیز کھا رہے ہیں اور اس کے چھلکے ہر طرف پھینکتے جا رہے ہیں اور کوئی پروا نہیں کہ ہم صفائی کی بجائے ماحول کو گندا کر رہے ہیں۔ چند دن ہوئے رات کے دس بجے ہم نے فیصل آباد سے سفر کیا جس بس میں سوار ہوئے وہ بڑی خوبصورت بس تھی لیکن اس کے اندر ہر سیٹ کے نیچے اتنا گند تھا کہ ہر آنے والا نفرت سے منہ دوسری طرف کر لیتا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ اس کی صفائی ہی کر لیتے تو وہ کہنے لگا کہ جھاڑو دینے والا موجود نہیں ہے۔ اگر جھاڑو دینے والا موجود نہیں تو خود بھی صفائی کی جا سکتی ہے کوئی بڑی بات نہیں لیکن قصور ان کا بھی ہے جو ٹرین یا بس میں سفر کرتے ہیں وہ کیلے کے چھلکے اور مونگ پھلی کے چھلکے اور دوسرے گند جس جگہ چاہتے ہیں پھینکتے چلے جاتے ہیں۔ بس میں میرے ساتھ ایک ہمسفر تھا جس کو سگریٹ پینے سے سارے سفر میں دلچسپی رہی۔ دھواں تو ہمیں حصہ میں ملتا رہا لیکن ایک اور برکت اس دوست کی یہ ملی کہ انہوں نے ہماری قمیض کو سگریٹ کی آگ سے نقصان پہنچا دیا۔ ہم اس کی آزادی میں مداخلت نہ کر سکے لیکن انہوں نے ہمیں نقصان پہنچا دیا۔

انسانی جسم میں اندرونی طور پر قدرتی طور پر صفائی کا بہترین انتظام ایسے رنگ میں کر دیا گیا ہے کہ خود انسان کو اس سارے محکمہ صفائی کی کارکردگی کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ دل خون کی صفائی میں ہر لحہ مصروف ہے۔ پھیپھڑے آکسیجن مہیا کر کے صفائی کے کام میں حصہ لے رہے ہیں۔ جسم کے اندر زائد مواد جمع ہونے کی صورت میں مختلف بیماریاں جنم لینا شروع کر دیتی ہیں اور ہم دوائیں استعمال کر کے ان کو نکالنے کی تدابیر کرتے ہیں۔ پسینہ' میل اور دوسری طریق کے ذریعہ زائد از ضرورت مواد یا گند کو جسم سے خارج کرنے کا مکمل نظام موجود ہے۔ اور عجیب طریق پر اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق میں صفائی کا نظام نظر آتا ہے۔ کوڑا کرکٹ اور گند کو ختم کرنے کے لئے قدرتی نظام کے تحت ان میں ایسے کیڑے پیدا کر دیئے جاتے ہیں جن کی خوراک وہ گند ہے۔ گند کو کھاد میں تبدیل کرنے کے بعد وہ خود بھی مر جاتے ہیں۔ درختوں کے پتے اپنی عمر پوری کرنے کے بعد گر کر خود درخت کے لئے یا دوسرے پودوں کے لئے کھاد بن جاتے ہیں۔ برسات کے موسم میں چھوٹے چھوٹے کیڑے پہلی بارش کے ساتھ ہی اڑتے نظر آتے ہیں اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ دن نئے کیڑوں کی پیدائش کے ہوتے ہیں اور وہ کیڑے جن کی عمر کے دن پورے ہو چکے ہوتے ہیں اور ان کی

باقی صفحہ 6 پر

نون اور نون غُنّہ

گوپی چند نارنگ اپنی کتاب "املا نامہ" میں نون اور نون غنہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

گنبد' انبار' کھمبا' چمپا

کسی لفظ میں نون کے بعد ب ہو تو نون کی آواز م میں بدل جاتی ہے۔ لکھنے میں تو نون ہی آتا ہے۔ لیکن پڑھا م جاتا ہے جیسے گنبد' انبار' جنبش' دنبہ' شنبہ' تنبورہ' سنبل' عنبر۔ اس ضمن میں دقت دیسی الفاظ میں پیدا ہوتی ہے جن میں کچھ تو نون سے لکھے جاتے ہیں اور کچھ کو م سے لکھنے کا رواج ہے۔ سفارش کی جاتی ہے کہ ایسے دیسی الفاظ (علاوہ ناموں کے' انبالہ' کنبوہ) میم سے مرجح ہیں:

تمبا کو تمبولی کھمبا

اچمبھا چمپا امبر (بمعنی آسمان)

لیکن جہاں نون ساکن غیر وصلی ہو' وہ نون کی آواز دے گا اور نون ہی لکھا جائے گا' مثلاً کنبہ)۔

2۔ گننا' سننا اردو میں کئی مصدر ہیں جن میں دو نون ہیں۔ جیسے بننا' گننا' سننا۔ ان میں ایک نون تو مادہ فعل کا ہے' دوسرا علامت مصدر کا (بن' ناگن' ناسن+نا) اکثر غلطی سے ایسے مصدروں کو مشدد نون سے لکھا جاتا ہے (بنّا' گنّا' سنّا)۔ اصول یہ ہے کہ ایسے تمام مصدروں میں دو نون لکھنے چاہئیں۔

اس سے ذیل کے جوڑوں میں املا کا امتیاز بھی ملحوظ رہے گا:

بننے (فعل): بنّے (لقب)
چننی (فعل): چنّی (دوپٹہ)
سنی (فعل): سنّی (فرقہ)

3۔ نون غنہ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا کہ "نون غنہ ہمیشہ منفصل لکھا جائے" (بان س' پھان س' ہن سے گا) عام قاعدہ ہے کہ لفظ کے آخر میں نون غنہ بغیر نقطے کے لکھا جاتا ہے۔ البتہ (ابتدائی کتابوں میں یا جب ضرورت ہو) لفظ کے بیچ میں نون غنہ کو الٹے قوس کی علامت سے ظاہر کرنا چاہیے۔

بیچ میں:

ہونٹ پھاند اینٹ چونچ چاند

آخر میں:

ماں جاؤں بولیں نظروں کتابیں

4۔ سنچائی' بٹائی لفظ کے مادے یا مصدر میں جہاں نون غنہ ہے' وہاں ماخوذ شکلوں میں کہیں تو نون غنہ لکھا جاتا ہے' اور کہیں نہیں۔ زیادہ تر یہ صورت متعدی (Causative) شکلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جیسے باندھنا سے بندھوانا اور ڈھونڈھنا سے ڈھنڈوانا یا پھینکنا سے پھکوانا اور پھنسنا سے پھنسوانا۔ اس بارے میں صوتی حقیقت یہ ہے کہ اگر نون غنہ کے بعد مسموع (Voiced) آواز ہے تو نون غنہ پورا ادا ہو گا جیسے بندھوانا ڈھونڈھوانا' اور اگر نون غنہ کے بعد غیر مسموع (Unvoiced) آواز ہے تو غنیت کمزور پڑ جائے گی جیسے پھکوانا پھنسوانا میں۔ تاہم چونکہ ان لفظوں میں غنیت کا وجود ہے' خواہ ضعیف کیوں نہ ہو' ایسے تمام لفظوں میں نون غنہ لکھنا چاہیے:

سینچنا سے سنچوانا: سنچائی
ہنسنا سے ہنسوانا: ہنسائی
کھینچنا سے کھنچوانا: کھنچائی

البتہ ذیل کے ماخوذ لفظوں میں غیر مسموع آواز سے پہلے کی ضعیف غنیت بھی اردو کے ارتقائی سفر میں زائل ہو چکی ہے' نتیجتاً یہ لفظ نون غنہ کے بغیر رائج ہو گئے ہیں' اور یہی صحیح ہے:

بانٹنا سے بٹنا' بٹوانا' بٹانا' بٹوائی' بٹوارا
پونچھنا سے پچھوانا' پچھنا
جانچنا سے جچنا
چھانٹنا سے چھٹوانا' چٹنا' چھٹنی' چھٹائی

5۔ گانو' پانو' گاؤں' پاؤں اردو میں یہ الفاظ کئی طرح سے لکھے جاتے ہیں' جیسے گانو' گاؤں' گانوں' گانوں۔ اس انتشار کو دور کرنے کے لئے ان کا ایک املا اختیار کرنا ضروری ہے۔ دیکھا جائے تو اردو میں گاؤں (اسم) اور گاؤں (مضارع گانا سے) دونوں نون غنہ سے بولے جاتے ہیں۔ گانو' پانو ان لفظوں کا قدیم املا ہے جس کو اردو ترک کر چکی ہے۔ اس پر اصرار کرنا ایک طرح سے رجعت قہقری ہے۔ چنانچہ جو حضرات اس پر اصرار کرتے ہیں' ان کی رائے کو ماننے میں ہمیں تامل ہے' ایسے تمام لفظوں کو آخری نون غنہ ہی سے لکھنا مناسب ہے:

گاؤں پاؤں چھاؤں

6 مہندی' مہنگی ان الفاظ کے رائج املا میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ ان کا وہی املا صحیح ہے جو رواج عام میں ہے:

مہندی مہنگی مہنگائی لہنگا بہنگی

7 چانول' گھانس ذیل کے الفاظ نون غنہ کے ساتھ متروک ہیں۔ ان کو نون غنہ کے بغیر لکھنا چاہیے:

چانول گھانس سونچنا پھونس کونچہ

ذیل کے الفاظ نون غنہ کے ساتھ صحیح ہیں:

کینچلی۔ جھونپڑا۔ کنواں

OOO

> آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

الجزائر کے اپوزیشن لیڈر کی اپیل

الجزائر کے ایک بڑے اپوزیشن لیڈر نے امریکہ اور اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ وہ الجزائر میں خانہ جنگی کے مسئلے پر فوری توجہ دے کر اس کا حل نکالنے کی کوشش کریں۔ یاد رہے کہ الجزائر میں 5 سالہ خانہ جنگی کے دوران 65 ہزار افراد موت کا نوالہ بن چکے ہیں۔ اور ابھی ماہ رمضان کے مقدس ایام میں پہلے دس دن میں 100 آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔

الجزائر کے اپوزیشن لیڈر نے خصوصی طور پر امریکہ کے صدر بل کلنٹن سے اپیل کی ہے کہ وہ الجزائر کے معاملے کو حل کرنے کے لئے ایک خصوصی ایلچی کا تقرر کریں جو سارے معاملے کا جائزہ لے کر اس کے حل کی تدابیر پر غور کرے اور قتل و غارت گری کو بند کرانے کی کوشش کرے۔

اس وقت دنیا کی واحد سپر طاقت ہونے کی وجہ سے امریکہ تنہا اس جیسے کسی بھی معاملے کو حل کرنے کی پوزیشن میں ہوتا ہے۔ اس لئے سبھی نظریں امریکہ طرف ہی اٹھتی ہیں۔ چند دن قبل مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے سربراہ میر واعظ مولوی فاروق نے امریکہ سے اپیل کی تھی کہ وہ کشمیر کا مسئلہ حل کروائے۔ اب الجزائر کے اپوزیشن لیڈر کا بھی یہی کہنا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس اپوزیشن لیڈر کے مطالبے کو الجزائر کی دیگر سیاسی جماعتوں کی تائید بھی حاصل ہے یا نہیں۔ اور خصوصاً اسلامی انتہا پسند اسلامک فرنٹ بھی اس طریق پر جنگ بندی اور ہتھیار پھینکنے کی خواہش رکھتا ہے یا نہیں؟

OOO

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور امریکہ

اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری مسٹر کوفی عنان امریکی حکومت سے بات چیت کرنے کے لئے واشنگٹن آئے ہیں۔ وہ امریکہ کی حکومت سے یہ کہیں گے کہ امریکہ کے ذمے جو ایک ارب ڈالر ہے وہ ادا کر دے تاکہ اقوام متحدہ کو مالی بحران سے نکالا جا سکے۔ امریکی کانگرس اس سے پہلے اپنے حصے کا اقوام متحدہ کا چندہ ادا کرنے سے انکار کرتی رہی ہے کہ اقوام متحدہ میں اصلاحات نہیں کی جا رہی تھیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اب وعدہ کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ میں اصلاحات لائیں گے تاکہ اقوام متحدہ دنیا کے مسائل حل کرنے کے لئے زیادہ موثر کردار کرنے کی پوزیشن میں آجائے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کو ایک نئی شکل دی جائے گی۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر مسٹر کوفی عنان سخت گیر رویہ والی کانگرس کو منانے میں کامیاب ہو گئے تو یہ ان کی اور اقوام متحدہ کی غیر معمولی کامیابی ہو گی۔

لیکن دوسری طرف یہ بھی سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ کیا امریکہ ایک ارب ڈالر کی خطیر رقم ادا کرنے کی پوزیشن میں ہے؟ اس بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ساری رقم تو فوری طور پر نہیں مل سکتی ہاں امریکہ کے صدر نے یہ اشارہ دیا ہے کہ وہ کچھ فوری دے سکتے ہیں۔ باقی رقم آہستہ آہستہ مل سکے گی۔

OOO

پیرو میں یرغمالیوں کا بحران

پیرو کے دارالحکومت لیما میں یرغمالیوں کا بحران جاری ہے اور ابھی تک اس کے ختم ہونے کے کوئی آثار نہیں ہیں گزشتہ دنوں باغیوں نے ایک شخص کو رہا کر دیا تھا اس کے بعد اب یرغمالیوں کی تعداد 73 رہ گئی ہے۔

ایک یرغمالی کی بیوی نے یرغمالیوں کی رہائی کے لئے جاپان کے سفیر کی رہائش گاہ کے باہر ایک میوزک شو کا اہتمام کیا۔ لیکن موسیقی کی زبان میں دیئے گئے اس پیغام کا بھی باغیوں پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

پیرو کی حکومت نے یرغمالیوں کے مطالبات تسلیم نہ کرنے کے معاملے میں سخت پالیسی اپنا رکھی ہے۔ اور اس سخت پالیسی کو ملک میں قبولیت حاصل ہوئی ہے۔ رائے عامہ کے جائزوں میں بتایا گیا ہے کہ پیرو کے صدر کی مقبولیت اس بحران کے بعد مزید بڑھی ہے۔

OOO

ایران بھارت دفاعی تعاون

ایران نے بھارت کے ساتھ دفاعی تعاون بڑھانے کا اعلان کر دیا ہے ایران کا یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب لاہور میں سیشن کورٹ کے احاطے میں بم دھماکے کے بعد رائے عامہ ایران کے خلاف ہو رہی ہے۔ اگرچہ حکومت پاکستان اس معاملے میں ایران کو ناراض نہیں کرنا چاہتی۔

نئی دہلی میں ایران کے سفیر علی رضا شیخ عطار نے بھارتی دفاعی ماہرین کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کو ایران اپنا دفاعی دوست سمجھتا ہے۔ اور اس کے ساتھ دفاعی معاملات میں تعاون بڑھانا چاہتا ہے۔

بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعاون بڑھانے کی بڑی گنجائش موجود ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ ہمارے مفادات مشترکہ ہیں۔ ہم نے دفاعی تعاون کے اچھے آغاز کے لئے آمادگی ظاہر کر دی ہے اور اب امید ہے کہ بھارت کی حکومت اس سلسلے میں اقدامات کرے گی۔

OOO

سوڈانی فوج میں بغاوت؟

سوڈان کی اپوزیشن نے دعویٰ کیا ہے کہ

باقی صفحہ 7 پر

عبدالحلیم سحر

تحریکِ جدید اور خدام الاحمدیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک عظیم الشان کارنامہ "تحریک جدید" کا اجراء ہے۔ آپ نے اس تحریک کو 1934ء میں جاری فرمایا اس وقت جماعت احمدیہ نازک دور سے گزر رہی تھی اس وقت جماعتی تربیتی امور اور دعوت الی اللہ کے کام کے لئے مالی قربانی کی اشد ضرورت تھی۔ یہ تحریک آپ نے الٰہی منشاء کے عین مطابق جاری فرمائی۔ چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک ویسے نہ تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔"

(الفضل 11 دسمبر 1942ء)

خدام کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا۔

"دفتر دوم کے لئے نوجوانوں خصوصاً خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ جہاں جہاں بھی ہوں پورے زور کے ساتھ اس میں حصہ لیں اور دوسروں کو اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ سارے شہر اور علاقہ میں پھریں خود وعدہ لکھوائیں اور جو لوگ اس میں شامل نہیں یا مصنوعی طور پر اس میں شامل تھے۔ یعنی ان کے برسر روزگار نہ ہونے کی وجہ سے ان کے والدین نے رسمی طور پر ان کی طرف سے حصہ لیا ہوا تھا یا جن لوگوں نے پورے طور پر حصہ نہ لیا تھا ان سے وعدے لکھوائیں اور زیادہ سے زیادہ لکھوائیں اور پھر ان کی وصولی کی طرف بھی توجہ دیں۔

(خطبہ 25 نومبر 1949ء)

پس قائدین علاقہ، قائدین اضلاع، ناظمین تحریک جدید اضلاع، منتظمین تحریک جدید مجالس سے درخواست ہے کہ ان مقدس ایام میں دعاؤں اور بھرپور کوششوں سے تحریک جدید کے سلسلہ میں کام کریں۔ سو فیصد خدام اور اطفال کو اس تحریک جدید میں شامل کریں کوشش فرمائیں کہ وعدہ جات معیاری ہوں وصولی کے سلسلہ میں مکرم سیکرٹریان تحریک جدید جماعت سے بھرپور تعاون فرمائیں۔

بقیہ صفحہ 3

سلسلہ احمدیہ کا مضمون پڑھ کر سنایا۔

- O 25 دسمبر انجمن تشحیذ الاذہان کے تحت جلسہ عام سے خطاب
- O 28 دسمبر جلسہ سالانہ پر تقریر فرمائی۔

1908ء

- O 8 فروری ولادت میاں عبدالوہاب صاحب
- O 17 فروری حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح پڑھایا۔
- O 19 مارچ مجمع الاخوان قائم فرمایا
- O 30 مارچ۔ کلام الٰہی سیکھنے کا لطیف طریقہ بیان فرمایا۔
- O 24 اپریل قادیان میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں آخری خطبہ ارشاد فرمایا۔

مئی۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنے آخری سفر لاہور کے درمیان آپ کو لاہور طلب فرمالیا۔ لاہور میں درس (کلام الٰہی) کا آغاز۔

- O 17 مئی رؤسائے لاہور کو پیغام حق پہنچانے کے لئے دعوت طعام، آپ نے اور حضرت بانی سلسلہ نے خطاب فرمایا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مرض الموت میں علاج
- O 26 مئی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات اڑھائی بجے حضرت مولوی صاحب نے جنازہ پڑھایا۔

پونے چھ بجے نعش مبارک کو گاڑی پر لاہور سے بٹالہ لایا گیا۔ حضرت مولوی صاحب بھی ساتھ تھے۔

- O 27 مئی تمام جماعت نے حضرت مولانا نور الدین صاحب کی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جانشین اور قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر کے طور پر بیعت کی۔ بیعت سے پہلے خطاب عام اور بعد میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جنازہ پڑھایا۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

موت آچکی ہوتی ہے ان کو پر عطا کر دیئے جاتے ہیں اور ان کے دل میں شام کو باہر نکلنے کی تمنا پیدا ہو جاتی ہے یا وہ گرمی محسوس کرتے ہیں۔ اور سوراخ سے باہر آکر دور روشنی کا رخ کرتے ہیں اور اس طرح ان کی موت اس جگہ سے دور آتی ہے جہاں نئے کیڑے پیدا ہوتے ہیں یا ہونے ہوتے ہیں کیونکہ اگر یہ بوڑھے کیڑے وہاں ہی مر جاتے تو نئے آنے والے گندگی پھیلنے کی وجہ سے زندہ نہ رہ سکتے اس لئے قدرت نے ان کو وہاں سے نکالنے کا بندوبست کر دیا جن کو باہر پھینکنے کا کام کرنا آنے والی نسل کے لئے ایک مشکل امر تھا۔

صفائی جس کو نظافت بھی کہا جاتا ہے اس کی ہمیں ہر وقت ضرورت ہے خواہ ہم گھر میں ہوں یا دفتر میں، دوکان میں ہوں یا سڑک پر یا ٹرین میں یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بس میں، ہمیں ہر جگہ اس کی بنیادی ضرورت ہے۔ لیکن ہمیں ایسی صفائی سے اجتناب کرنا چاہئے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچانا مقصود ہو۔ جسم اور ہاتھوں کی صفائی تو ضروری ہے لیکن ایسی ہاتھ کی صفائی جس سے دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے کوئی کوشش کی جائے کسی صورت میں مناسب نہیں ہے۔ اچھی صفت تلاش کرکے اس کا تذکرہ تو مناسب امر ہے لیکن غلط بات کرنا اور غلط بات کسی کی طرف منسوب کرنا بھی نظافت کے خلاف ہے۔ جس طرح یہ مناسب نہیں ہے کہ اپنے گھر کے گند کو دوسروں کے گھروں میں پھینکیں اسی طرح اپنی کمزوریوں کو چھپانے کے لئے ان کمزوریوں کو اٹھا کر دوسروں کے گھروں میں پھینکنے سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔ خدا کرے ہم ظاہری و باطنی ہر نظافت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ نہ ہم خود کو نقصان پہنچائیں اور نہ ہی دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

OOO

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری مقصود منصور احمد رانجھا تھیم ٹورانٹو کینیڈا کو 19 جنوری 1997ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بچے کا نام مظفر احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب رانجھا صدر جماعت احمدیہ کیتھو والی چک نمبر312 ج۔ب (سیکرٹری وقف نو ضلع) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب کاہلوں صدر جماعت احمدیہ تلونڈی (ناظم انصار اللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نواسہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند با عمر بنائے۔

بقیہ صفحہ 6

باغیوں سے نپٹنے کے معاملے پر سوڈان کی فوج میں بغاوت ہو گئی ہے۔ سوڈانی ائر فورس اور فوجی دستوں نے مشرقی باغیوں کے دیہات پر حملہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اپوزیشن لیڈر مسٹر عباس المفتی نے کہا ہے کہ وری ساؤنڈ ائرپورٹ پر موجود پائیلٹوں نے فوجی احکامات ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اس طرح کے حملوں سے سول دیہات تباہ ہو جائیں گے۔ ان دیہاتوں کا باغیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اپوزیشن کے مطابق فوجی دستوں نے بھی کارروائی سے انکار کر دیا ہے کیونکہ انہیں اس بات کا غصہ ہے کہ حکومت نے فوج کے سینئر حکام کو نظر انداز کرتے ہوئے سول ڈیفنس کو فروغ دیا ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

متعلق شیطان اسے دھوکہ دے دیتا ہے کہ میرے پاس اس سے دعا کرانے کا ذریعہ نہیں ہے میں ایسا مقبول نہیں ہوں کہ میرے لئے کوئی دعا کرے یا یہ کہ میں اس کے وقت کو کیوں ضائع کروں۔ میری تو معمولی ضروریات ہیں اور اس کا وقت قیمتی ہے ایسے وساوس سے بھی انسان محروم رہ جاتا ہے۔ (4) ایک اور باعث بھی ہوتا ہے اور اس میں انسان کا دخل نہیں ہوتا وہ یہ کہ شامت اعمال کی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ اس کو فوائد سے محروم رکھنا چاہتا ہے تو وہ اس ذریعہ سے اس شخص کی توجہ کو پھیر دیتا ہے جس سے وہ اپنے مطلب کو حاصل کر سکتا ہے اگر پہلے بیان کردہ امور میں سے کوئی وجہ نہیں تو آخری ضرور ہے۔

یہ خط جو 22 مئی 1922ء کے الفضل میں شائع کیا گیا پڑھتے ہی مجھے خیال آیا کہ ان شقوں میں سے کسی نہ کسی کے نیچے میں ضرور آتا ہوں۔ اور اسی وقت میں نے اولاد کے لئے درخواست دعا لکھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بالکل غیر معمولی طور پر ایسی علامات ظہور پذیر ہونے لگیں جن کے صادق ہونے کا یقین نہ آتا تھا۔ اور آخر اللہ تعالیٰ نے 23 جولائی 1923ء کو شادی کے ساڑھے آٹھ سال بعد لڑکی عطا فرمائی۔ اس کی ولادت کی اطلاع جب میں نے حضرت صاحب کو دی اور نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ تو آپ نے کنیز احمد نام تجویز کرکے تحریر فرمایا "اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آئندہ فضلوں کا پیش خیمہ بنائے" اس دعا نے گویا میرے لئے خدا تعالیٰ کے مزید فضلوں کا دروازہ کھول دیا اور دینی و دنیاوی لحاظ سے میں نے اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے اس قدر افضال دیکھے اور دیکھ رہا ہوں جن کا شمار بھی مشکل ہے۔

یہ حضرت امام الثانی کی قبولیت دعا کا ایک کرشمہ ہے جو مجھ سے متعلق ہے"۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26 - جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ آف پاکستان میں چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کی تحلیل کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواست کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ اسمبلی توڑنا صدر کا غیر معمولی اقدام ہے فاضل چیف جسٹس کی توجہ اس طرف دلائی گئی کہ 24۔ جنوری کے اخبارات میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے بارے میں یہ شائع ہوا ہے کہ عدالت عظمیٰ اکثریتی فیصلے سے قومی اسمبلی اور سابق حکومت کو بحال کردے گی۔ یہ خبر توہین عدالت ہے۔ اس پر مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا کہ یہ تو تجزیاتی رپورٹ ہے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ تحریری درخواست دیں تو اس پر ایکشن لیں گے۔ فاضل چیف جسٹس نے صدر کے وکیل مسٹر خالد انور کے دلائل کے دوران کہا کہ مارشل لاء کا راستہ روکنے کے لئے 58(2) بی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

○ صدر کے وکیل خالد انور ایڈووکیٹ نے اپنے دلائل میں کہا کہ نواز شریف کیس اور بے نظیر کیس میں کوئی مماثلت نہیں۔ اگر صدر محسوس کرے کہ حکومت ناکام ہو چکی ہے اور رائے معلوم کرنے کے لئے عوام کے سامنے جانا ضروری ہے تو وہ اسمبلی توڑ سکتا ہے۔ آئینی شقوں پر عمل نہ ہونا بھی ڈیڈ لاک ہے۔

○ صدر کے وکیل خالد انور اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل سینیٹر اعتزاز احسن کے درمیان بار بار جھڑپیں ہوتی رہیں۔ صدر کے وکیل محترمہ بے نظیر بھٹو کو بار بار "یہ عورت" کہتے رہنے پر مصر تھے۔ اعتزاز احسن نے عدالت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تو عدالت نے ہدایت کی "یہ شخص" کہا جائے۔ گورنر سندھ کی وفاداریوں کا ذکر ہوا تو اعتزاز نے کہا کہ خالد انور اور کمال اظفر کے ناموں کے ابتدائی انگریزی حروف میں K مشترک ہے۔ جس پر خالد انور نے کہا کہ میں وفاداریاں نہیں بدلتا۔ خالد انور نے اعتزاز احسن کے بارے میں کہا کہ پہلے وہ تحریک استقلال میں تھے پھر پیپلز پارٹی میں آئے دوبارہ پھر چھلانگ لگائی اعتزاز احسن نے کہا کہ میں ہمیشہ جمہوریت پسندوں کے ساتھ رہا ہوں۔ اعتزاز احسن نے کہا کہ خالد انور توہین عدالت کر رہے ہیں۔

○ چیف جسٹس نے اخباری خبروں کے ذکر پر کہا ہے کہ صدارتی وکیل کے دلائل کے بعد قیاس آرائیاں تبدیل ہو جائیں گی۔ مختلف نوعیت کے تجزیے شائع ہوں گے۔

○ صدر کے وکیل نے عدالت کو بتایا ہے کہ اگر عدالت نے طلب کیا تو صدر عدالت میں حاضر ہو جائیں گے۔

○ جی ٹی روڈ پر راولپنڈی کے قریب روات کے مقام پر ایک بس اور ویگن کے ہولناک تصادم میں 11 مسافر ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے تیز رفتار بس راولپنڈی سے فیصل آباد جا رہی تھی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں صرف عدالت سے ہی نہیں عوام سے اور آخرت میں اللہ سے بھی انصاف مانگتی ہوں۔ لانگ مارچ میں لغاری کو نواز شریف کی لاٹھیوں سے بچایا اب وہ مجھے انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنا رہا ہے نواز شریف سے ہار جانے والے کو صدر بنایا وہی لوٹا بن گیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے دور میں کوئی سرکاری ملازم برطرف نہیں کیا گیا۔ 3۔ فروری عوام کا دن ہے۔ عوام ہمیں پھر کامیاب بنائیں گے۔ فاروق الحق سن لو اس روز ہمارے ہاتھوں میں تیر ہو گا انہوں نے کہا کہ ہم نے دہشت گردوں اور منشیات فروشوں کے خلاف اقدامات کئے۔ مفاد پرست ناراض ہو گئے اور استحصالی ٹولے نے میرے بھائی کو قتل کر کے پارٹی کمزور کرنے کی سازش کی محترمہ بے نظیر نے کہا کہ اسمبلی بحال ہو رہی ہے تو یہ عدالت کا معاملہ ہے۔ صدر کا کوئی کارنامہ نہیں۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ کے صدر میاں محمد نواز شریف نے سٹار ٹی وی سے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ میں بھارت سے اچھے تعلقات چاہتا ہوں۔ اقتدار میں آتے ہی مذاکرات کریں گے۔ ہم اچھے ہمسایوں کی طرح رہنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نگران حکومت کے دور میں قومی سلامتی کونسل کا قیام ایک ضرورت تھی۔ نئی حکومت اس پر شاید نظر ثانی کر سکے گی۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ دھمکی پر اقتدار چھوڑ دینے والا شیر نظام میں کیا تبدیلی لائے گا۔ صدر لغاری نے لیٹروں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ نواز شریف نے اقتدار میں آنے کے بعد مزید 21 فیکٹریاں بنائیں۔ دونوں کے پاس ایک دوسرے کی فائلیں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر الزام لگانے والے خود یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے عدالت میں درخواست دائر کی ہے کہ مجھے اپنی انتخابی مہم چلانے کے لئے ضمانت پر رہا کر دیا جائے۔

○ منتخب حکومت قائم ہونے سے پہلے ہی نگران حکومت نے 3 کھرب کے ترقیاتی منصوبے بنا لئے۔ آئندہ 5 سالہ منصوبہ 5 کھرب مالیت کا ہو گا 27۔ جنوری کو حتمی منظوری حاصل کی جائے گی۔ مشیر اقتصادیات مسٹر شاہد برکی نے دعویٰ کیا ہے کہ زر مبادلہ کے ذخائر اور برآمدات میں اضافہ ہوا ہے اور تجارتی خسارہ کم ہوا ہے۔

○ پیپلز پارٹی ش ب گروپ کے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں نے اپنی پارٹی کی سربراہ مسز غنویٰ بھٹو کو اپنے استعفے دے دیئے ہیں اس کا مقصد کامیابی کی صورت میں وفاداریاں تبدیل کرنے سے روکنا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ معراج خالد کی جیب میں وزراء کے استعفے ہوں گے۔ ہمارے میاں نواز شریف کے پاس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی بحال ہوئی تو بھی بے نظیر وزیر اعظم نہیں بن سکتیں۔ پیپلز پارٹی تقسیم ہو چکی ہے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے اس خبر کی سختی سے تردید کی ہے جس میں ان سے یہ بیان منسوب کیا گیا ہے کہ بے نظیر حکومت بحال ہو گئی تو استعفے ہماری جیب میں ہیں۔

○ سرکاری ملازمین سے پٹرول، فون اور بونس کی سہولتیں واپس لے کر انہیں 500 یونٹ مفت بجلی دینے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ یہ تجویز حکومت پنجاب نے پیش کی ہے۔ سال میں 45 دن کی با تنخواہ چھٹی اور کار کا مینٹی نس الاؤنس بھی ختم کیا جا رہا ہے۔

○ ضلع فیصل آباد میں 33۔ افراد کو ایک ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے بلدیاتی اداروں کو راہداری فیس لینے سے روک دیا ہے۔

○ امریکہ نے سوڈان کی اسلامی انتہا پسند حکومت کو ختم کرنے کے لئے اس کے تین ہمسایہ ممالک یوگنڈا، اریٹریا اور ایتھوپیا کو ہتھیار دینے کا اعلان کیا ہے۔ ریڈیو تہران نے بتایا ہے کہ ان ممالک کو ڈیڑھ کروڑ ڈالر کا اسلحہ دیا جائے گا۔

○ ایک بھارتی اخبار نے قیاس آرائی کی ہے کہ اس دفعہ پاکستان میں الیکشن کا بازار اتنا ٹھنڈا ہے کہ 25 فیصد سے زیادہ ووٹ پڑنے کی توقع نہیں۔ الیکشنوں میں پہلے دیہات میں بھی نعرے گونجا کرتے تھے اب تو شہر بھی خاموش ہیں۔

○ حکومت نے پاسپورٹ فارم میں قادیانیوں کو احمدی لکھنے کا حکم نامہ واپس لے لیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ حکومت آصف زرداری کو مرتضیٰ کے قتل میں پھانسی دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

پاک گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام
فون: 212750 - 212850

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں
زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
• بغیر ٹانکے کے جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
دیانتداری و اعتماد کا مظہر
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

پروہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون: دوکان: 434
گھر: 211244

سیل - سیل - سیل گرم کپڑا مردانہ لیڈیز کوٹ برقعہ ریڈی میڈ جارجٹ کی قیمتوں میں
حیرت انگیز کمی فائدہ اٹھائیں
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213161

حبوب مفید اطہراء قیمت: 30/، 90/
اکسیر اولاد نرینہ کورس قیمت: 250/
زدجام عشق خاص قیمت: 1000/
نواب شاہی قیمت: 500/
سونے چاندی کی گولیاں قیمت 250/
دیگر امراض سے علاج کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو منسوب کرتی ہے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534